Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
سُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

ہے یہی کہ اک بیٹا ہے تیرا
دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر یعقوب علی

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ - مورخہ ۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ | نمبر ۳۲

دارالامان کی خبریں

۱ - حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے۔ حضور نے ۲۷ ستمبر سے درس قرآن شریف شروع کیا ہے آج کل سورہ نحل پڑھا رہے ہیں +

۲ - ۱۸ ستمبر کو حضور نے ترکی کا مستقبل نام ایک رسالہ لکھا۔ جو ۱۹ ستمبر کو چھپ گیا۔ اور اسی رات کو مولانا شیر علی صاحب و مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ مولانا سرور شاہ صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب لکھنؤ مسلم کانفرنس میں لیکر گئے۔ اور وہاں ہدایت دامن کی بہترین راہ بتا کر واپس تشریف لے آئے ہیں معلوم ہوا کہ واپسی پر سید محمد احسن صاحب امروہوی سے بھی ملاقات ہوئی +

۳ - ہمارے مبلغین سید جماعت علی شاہ صاحب کا فتنہ فرو کرنے کے لئے ڈیرہ نوالہ سیالکوٹ گئے۔ وہاں اخگر سابق ایڈیٹر اہل فقہ نے مباحثہ میں زک اٹھائی پھر چونڈہ میں مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سے خط و کتابت ہوئی۔ مگر انہیں مباحثہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا

۴ - دفتر ناظر امور عامہ مرزا گل محمد صاحب کے دیوان خانہ کو از سر نو صاف کرا کے اس میں لے جایا گیا ہے۔ اور امور عامہ کی شاخ صنعتی کے ماتحت جاپانی کرگوں پر بھی کام ہوتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب آجکل ڈیرہ دون موٹر سکول میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا حامی و ناصر ہو +

۵ - ہر دو سکول ۹ اکتوبر کو کھل جانے والے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچوں کو تاریخ مذکور سے پہلے بھیجدیں۔ تاکہ اُن کی پڑھائی کا حرج نہ ہو +

۶ - موسم تبدیل ہو رہا ہے۔ صبح کے وقت خاصی سردی ہوتی ہے۔ موسمی بخار کی کچھ کچھ شکایت ہے۔ مگر خطرناک نہیں۔

فالحمد للہ۔

ضرورت سے دفتر فاروق کے لئے ایک کاتب کی جو عربی اردو اچھی لکھ سکتا ہو خط کا نمونہ آنے پر تنخواہ کا فیصلہ کیا جاویگا منیجر فاروق سے خط و کتابت کی جاوے۔

فاروق پریس کے لئے ایک ہشیار پریسمین اور ایک کل کش کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ درخواست آنے پر کیا جاویگا۔

منیجر فاروق قادیان

احمدی رسالہ بھی چھپیگا | جب کاتب ملتا ہے۔ تو انشاء اللہ

احمدی رسالہ بھی چھپیگا۔ فی الحال ناظرین کرام کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ تاکہ یہ رسالہ مخالفین پر اتمام حجت کرنے میں جماعت احمدیہ کا فتحیاب جرنیل ثابت ہو + منیجر احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ یتیم خانہ قادیان

اخبار کے بروقت نہ نکلنے کی وجہ سے دارالیتامیٰ احمدیہ کے متعلق احباب کی خدمت میں عرض نہیں کیا گیا اسقدر تو پہلے بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ خدا کے فضل سے یتیم خانہ میں انتظامی طور پر ترقی ہے۔ اور احمدی یتامیٰ بھی ۴۰ تک پرورش پا رہے ہیں۔ لیکن ان کے اخراجات ابتدائی کے واسطے جو ایک ہزار روپیہ کی اپیل کی تھی۔ وہ اب تک احباب کی توجہ کی محتاج ہے بعض دوستوں نے خاص طور پر فراخدلی سے اس کار خیر میں حصہ لیا اور بعض نے مستقل امداد ماہوار دینے کا وعدہ کیا۔ احباب ذیل نے یکمشت عطیہ ارسال کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حافظ سید عبدالوحید صاحب و سید عبدالمجید صاحب منصوری ۵ جماعت احمدیہ کلکتہ ۵۔ بابو غلام محی الدین صاحب ۵ بابو نبی بخش صاحب ڈیرہ دون ۵ جماعت لاہور ۴۰ منشی الہ دتہ صاحب ۱۔ حافظ غلام محمد صاحب دھیرکے ۱۔ ڈاکٹر احمد خان صاحب جودھپور ۱۔ محمد عبداللہ صاحب بصرہ ۱۔ چوہدری اللہ رکھا صاحب چک ۹۸ ۵۔ میاں محمد حسین صاحب خیاط ۸۔ مولوی سکندر علی صاحب بھینی ۸۔ بابو رسول بخش صاحب باکوبہ ۱۔

میزان	سالقہ	میزان کل عطیہ
ماہ ۵	۱۴ ۵	۱۵ ۵

گذشتہ اشاعت میں جو چندہ محمد عبداللہ صاحب کے نام سے درج ہوا ہے سو وہ دراصل جماعت توشہ کا چندہ ہے۔ جسکی تفصیل یہ ہے۔

جناب شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک ۵۔ جناب محمد اعظم صاحب کلرک ۵۔ محمد عبداللہ صاحب سکہ بڑی انجمن ۵۔ سید عباس علی شاہ گارڈ ۵ بابو نظام الدین صاحب کلرک ۵ مستری محمد دین صاحب ۵

مستقل امداد

یک صد روپیہ ماہوار مستقل اخراجات کی جو اپیل کی گئی تھی۔ اسمیں سے چار بزرگوں کے اسماء گرامی پہلے شائع ہو چکے ہیں باقی کے اسماء شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج ہیں:۔

مکرمی چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر لاہور ۵۔ اخویم سیخ محمد آصف زمان خانصاحب ڈپٹی کلکٹر سہارنپور ۵۔ جماعت کلکتہ ۱۰۔ اخویم حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ ۱۰۔ خانصاحب منشی فرزند علیصاحب فیروزپور سے۔

چالیس روپیہ ماہوار مستقل امداد مقرر ہو چکی ہے۔ ابھی ساٹھ روپے کی کمی ہے۔ اور جماعت فیروزپور۔ پشاور۔ مردان۔ حیدرآباد۔ سیالکوٹ کی طرف سے کوئی آواز نہیں آئی۔ امید ہے کہ ان جماعتوں کی توجہ خاص سے تمام کمی مستقل امداد اور یکمشت امداد میں جو رہ گئی ہے پوری ہو جائے گی۔

نواب مبارکہ بیگم

اہلبیت حضرت خانصاحب محمد علیخان رئیس مالیرکوٹلہ نے بہ تقریب عید اضحیٰ یتامیٰ کی ٹوپیوں کیواسطے مبلغ ۵۰ عطا فرمائے۔ جن سے یتامیٰ کی عید شاندار ہو گئی۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔

مزید ضرورت

موسم سرما سر پر آگیا ہے اور پارچات سرما کی یتامیٰ کے واسطے اشد اور سخت ضرورت ہے ۲۵ لحاف ۲۵ توشک ۲۵ گرم کوٹ ۲۵ کرتے ۲۵ پاجامہ ۲۵ کمبل بڑا خرچ ہے اور ہے بھی نہایت ضروری۔ یوں کو رات کے پچھلے حصہ اور صبح کے وقت سردی لگتی ہے اور بغلوں میں ہاتھ دبائے پھرتے ہیں۔ اہل درد احباب جلد تر توجہ فرما کر سامان سرمائی کا انتظام فرماویں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ یہ سردی کے پارچات امسال بنا دینے سے دو تین سال تک فراغت ہو جائیگی۔ اس سامان کے پورا کرنے میں دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ سردی دن بہ دن بڑھتی جاتی ہے۔ اور بچے بہت تکلیف میں ہیں دوستو! ہمت کرو۔ اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق اس ضرورت کو جلد سے جلد پورا کر دو

والسلام

خاکسار قائم علی افسر احمدیہ یتیم خانہ قادیان

اخبار دیر سے کیوں نکلا

۲۱ اگست ۱۹۱۹ء سے ۳۱ کے بعد آج تک کوئی پرچہ نہیں نکلا۔ اب یہ ۳۲ شائع کیا جاتا ہے۔ اس تساہل کی وجہ جیسا کہ میں پرچہ سابقہ میں لکھ چکا تھا۔ کاتب کی عدم موجودگی ہے۔ اب ایک ماہ کے اندر ایک کاتب کتابت سکھلا کر تیار کیا گیا ہے۔ تو اس سے یہ اخبار لکھوایا ہے۔ ہنوز پورا کاتب نہیں ہوا۔ مگر غنیمت ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ لکھ تو دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کاتب کو ہوشیار اور ہونہار کاتب ہونے کی توفیق دے۔ تاکہ یہ سلسلہ کی خدمت کر سکے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ اخبار وقت پر لکھ کر دیدیا کریگا۔ اور جیسا کچھ لکھ سکے احباب غنیمت سمجھ کر قبول فرماویں۔ خاکسار ایڈیٹر کا اس میں کچھ قصور نہیں ہے۔ کاتب باوجود تلاش و جستجو کے بھی باہر سے نہیں ملا۔

نظم

سلیم اٹاوی از لائل پور

قادیاں سے چل کے پہنچے جبکہ لائل پور ہم
دیکھکر اسکو ہوئے دلمیں بہت مسرور ہم
اے خداوند جہاں اے خالق کون و مکان
ہیں تیری ذرہ نوازی پر بہت مغرور ہم
شکر تیری نعمتوں کا ہم سے ہو کیونکر ادا
تو خدا قادر توانا عاجز و مجبور ہم
خدمت احمدؐ میں جا کر عرض کر دے حال زار
تیرے ای باد صبا ہونگے بہت مشکور ہم
ہاتھ سے احمدؐ کے پیکر بادۂ وحدت کا جام
ہو گئے ہیں نور سے سرتا بپا معمور ہم
چھوڑ کر باطل کو حق ہم نے کیا جب سے قبول
ہو گئے دنیا کی نظر دنمیں بہت مقہور ہم
احمدی بنکر ہوئی تشہیر عالم میں بہت
کونسی جا ہے جہاں پر اب نہیں مشہور ہم
بادۂ حب محمدؐ ہی کے مست ایسے ہوئے
رات دن رہتے ہیں اسکے نشہ سے مخمور ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء

آسمانی شہادت سے فیصلہ

(۱)

جناب مولوی محمد علی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی لیاقت اور دینی معلومات کا قائل ہوں میرے دل میں حضور کی محبت اور عزت بھی ہے۔ اسی محبت نے مجھے آج جرات دلائی۔ کہ میں اپنے خیالات نہایت سادہ سادہ الفاظ میں مختصراً عرض خدمت کروں۔ ابتدائی ایک نہایت ضروری اعلان۔ "اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب"۔ رسالہ مسیح موعود "النبوۃ فی الاسلام"۔ اکثر ٹریکٹ۔ پیغام صلح کے مضامین "القول الفصل"۔ "حقیقۃ النبوۃ" وغیرہم بڑے غور سے پڑھا۔ اور اب بھی پڑھا کرتا ہوں۔ آج القول الفصل کا صفحہ ۷ میرے پیش نظر ہے۔ حضرت میاں صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے کامیاب کریگا۔ پس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہونگا اور میرا دشمن مجھ پر غالب نہ آسکیگا (۲) اللہ تعالیٰ نے اپنی پوشیدہ در پوشیدہ حکمتوں کے ماتحت جن کو میں خود بھی نہیں سمجھتا۔ ایک پہاڑ بنایا ہے۔ پس وہ جو مجھ سے ٹکراتا ہے۔ اپنا سر پھوڑتا ہے (۳) اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ مجھے اس کام پر اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ میری ان راہوں سے مدد کرتا ہے۔ جو میرے ذہن میں بھی نہیں ہوتیں (۴) اس نے مجھے اطلاعیں دیں اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور میرے دل کو تسلی دینے کے لئے نشان پر نشان دکھائے اور امور غیبیہ سے مجھے اطلاع دیکر اس بات کو پایہ ثبوت کو پہنچایا۔ کہ جس کام پر میں کھڑا کیا گیا ہوں وہ میری طرف سے نہیں ہے۔ (۵) اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار بتلایا ہے۔ کہ میں خلیفہ ہوں۔ اور یہ کہ میرے مخالفوں کو آہستہ آہستہ میری طرف کھینچ لائیگا۔ یا تباہ کر دیگا اور ہمیشہ میرے متبعین میرے مخالفوں پر غالب رہینگے اور یہ سب باتیں متفرق اوقات میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتائی ہیں۔ (۶) میں نے تو اس قدر احتیاط سے کام لیا ہے۔ آپ کے طریق تبلیغ کی بھی اس وقت تک مخالفت نہیں کی۔ جب تک اللہ تعالیٰ نے مجھے نہیں بتلایا۔ کہ یہ غلط ہے۔ پس میں آسمان کو زمین کے ساتھ نہیں جھوڑ سکتا۔

حضرت مولوی صاحب! حضور نے تو حضرت مسیح موعود کے زیر تربیت روحانی پرورش حاصل کی ہے۔ وہ پرشوکت زوردار اور موثر الفاظ جو انہی وعدوں کے ماتحت حضور علیہ السلام استعمال فرمایا کرتے تھے آپ نے خوب سنے ہیں۔ اور ان کی سچائی بھی دیکھ لی ہے۔ کہ اپنے وقت پر کس طرح پورے ہوئے۔ اور ہونگے۔ کیا کبھی مخالفوں کی طرف سے بھی خدائی وعدوں کے ماتحت کبھی ایسی صدا سننے میں آئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر شاذ و نادر کسی نے تشنیع بگھاری ہو تو اس کا انجام آپ نے دیکھ ہی لیا ہے۔ الغرض روشن اور بین دلائل کے علاوہ اگر ہٹ دھرمی اور ضد ہٹ نہ پکڑے تو صداقت تلاش کرنے والی روح کو تسلی دینے کیلئے آسمانی شہادت بس ہے۔ احمدی قوم کا ایمان ہے۔ کہ وہ حی القیوم زندہ خدا کلام کرتا ہے۔ لیکن تقویٰ طہارت اور کامل فرمانبرداری شرط ہے۔

جناب مولوی صاحب! خدا کے واسطے جسطرح ہو سکے مجھے یہ سمجھا دیا جاوے۔ (۱) آپ کے زعم میں اگر حضرت میاں صاحب ایسے ..... ہیں۔ تو یہ زبردست آسمانی شہادتیں کیوں پیش کر رہے ہیں۔ جماعت کے متقی اور صالحین کے گوناگوں خواب رویا اور الہاموں کی گواہی کیوں میاں کے شاہد ہیں۔ حضرت میاں صاحب کی تحریر تقریر میں علوم روحانی اور معارف قرآنی کے دریا بہتے ہوئے کیوں نظر آرہے ہیں۔ اسے اعلیٰ سے اعلیٰ طاقت کے ساتھ تسلیفون کے کنکشن ہو جانیکا دعویٰ چہ معنی دارد۔ کیا خدائی قوانین میں اس قسم کی ترمیم و تنسیخ ہو گئی؟

میرا یہ حسن ظن آپ پر ابھی تک بدستور ہے۔ کہ خواہ کچھ بھی اختلاف عقیدہ ہو جاوے۔ آپ ہرگز ہرگز حضرت میاں صاحب پر (مفتری علی اللہ) کا الزام پسند نہیں کرینگے۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب کی زندگی کے حالات کی زندہ تصویر آپکے سامنے ہے۔ بفرض محال اگر کوئی زیادہ جوشیلہ آنکھ بند کر کے یہ الزام جڑ بھی دے۔ تو واقعات کی شہادت کو کسطرح چھپا سکتا ہے +

(۲) بالمقابل آپ کے ساتھ بھی کوئی آسمانی شہادت ضرور ہو گی۔ براہ مہربانی پبلک میں ظاہر کی جاوے۔ تاکہ کھلے کھلے فیصلہ کی راہ آسان ہو جاوے۔ جہانتک مجھے علم ہے جناب کی طرف سے کوئی ایسی شہادت آسمانی آجتک پیش نہیں ہوئی۔ اس بارہ میں میں نے حتی المقدور بڑا غور و فکر کیا۔ لیکن یہ عقدہ حل نہ ہو سکا۔ مہربانی کر کے مجھے سمجھایا جاوے یا وہ دلائل بتلائے جاویں۔ جن سے آسمانی شہادت کے یقینی ہونیکی ترتیب کا خیال ہی رفع ہو جاوے۔ اور جھگڑا ہی فیصلہ ہو جاوے۔ (جیسا کہ ایک دفعہ مرزا یعقوب بیگ صاحب نے فرمایا ہی دیا تھا۔) اگر آسمانی شہادت کی کوئی قدر ہے تو حضرت مولانا صاحب اپنے خیالات کی صداقت پر احکم الحاکمین کی خوشنودیئے مزاج کا سرٹیفکیٹ دکھلانے میں آپ کو کیوں پس و پیش ہے۔ سب سے مقدم پیش کیا جاوے تاکہ آسمانی نشانوں شہادتوں پر ایمان لانے والی احمدی قوم کو حق و باطل میں تمیز کرنیکا موقعہ ہے۔ خشک منطقی دلائل اور جذبات کو اکسانے والے مضامین پڑھتے ہوئے برسوں گذر گئیں۔ دل اکتا گیا۔ اب آسمانی شہادت کے متعلق کچھ سمجھا دیں۔ فرمایئے اللہ تعالیٰ کے علم میں جس بندہ کے تقویٰ طہارت اور کامل فرمانبرداری پسند کیئے جانے کے قابل ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے کیا سلوک فرمایا کرتا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ عند اللہ میرے عریضہ کا جواب عنایت فرماویں گے

راقم محمد جان عفا عنہ
از عمارہ مورخہ ۲۴ - اگست سنہ ۱۹۱۹ء

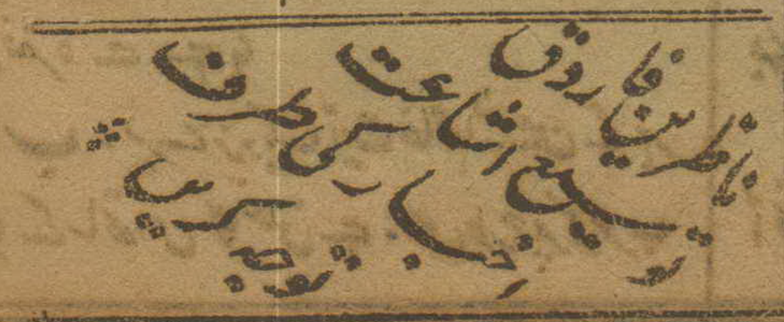

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض متفرقہ سوالات کا جواب

رقمزدہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

سوال نمبر ۲۔ آیت خاتم النبیین کا مطلب بلحاظ سبب نزول کیا ہے؟

جواب۔ آیت موصوفہ کا مطلب بلحاظ سبب نزول یہ ہے۔ کہ زید آنحضرت کا جسمانی اور صلبی بیٹا نہیں۔ ہاں آنحضرتؐ کے رسول اللہ ہونے سے وہ آپ کا روحانی بیٹا ہے۔ جیسے اس کے سوا دوسرے روحانی بیٹے ہیں۔ اور جس طرح آنحضرتؐ اللہ کا رسول ہونے سے امت کے روحانی باپ ہیں۔ اسی طرح نبیوں کے خاتم ہونے سے اس بات کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ کہ منہ بولا بیٹا اور متبنیٰ صلبی بیٹے کی طرح نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ آیت خاتم النبیین سے پہلے آیت سنۃ اللہ فی الذین خلوا میں لفظ سنت سے اسی سنت کی طرف اشارہ کیا گیا۔ جیسا کہ سباق کلام سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ پس خاتم النبیین کے معنی اس صورت میں یہ ہونگے۔ کہ یہ نبی نبیوں کا خاتم یعنی مہر ہونے سے متبنیٰ اور منہ بولے بیٹے کے متعلق وہی کہیگا جو پہلے نبیوں نے کہا۔ اور اس کے متعلق وہی تعلیم پیش کریگا۔ جو پہلے نبیوں نے پیش کی پہلے نبیوں کی سنت کے خلاف پیش نہیں کرتا۔ بلکہ ان پر مہر ہونے سے ان کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اور جس طرح کسی کی مہر اس کے لئے مصدق ہوتی ہے نہ مکذب اسی طرح یہ نبی پہلے نبیوں کی مہر ہونے سے ان کا مصدق ہے۔ اور جو کچھ پہلے نبیوں نے متبنیٰ کے متعلق تعلیم دی ہے۔ کہ متبنیٰ کی مطلقہ حرام نہیں۔ اسی طرح اس تعلیم کا یہ نبی مصدق اور معلم ہے نہ مکذب اور مانع۔

سوال نمبر ۳۔ آیت خاتم النبیین کے آخری فقرہ یعنی وکان اللہ بکل شیء علیما کا تعلق آیت موصوفہ کے کس فقرہ سے ہے؟

جواب۔ میرے نزدیک آیت خاتم النبیین کے ہر فقرہ کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اس طرح پر کہ عرب میں متبنیٰ کو صلبی بیٹے کی طرح یقین کرنا یہ وہ رسم تھی کہ جو عربوں کے رگ و ریشہ میں سرایت کرنے سے دونو قسم کے بیٹوں کے درمیان سے عملاً امتیاز کو اٹھا چکی تھی۔ اور اس کا اثر قوم کے مدارک و مشاعر پر اس حد تک پہونچ چکا تھا۔ کہ اس رسم کے خلاف ان کے متخیلہ میں کوئی دوسرا خیال اور تصور بیٹھ ہی نہیں سکتا تھا۔ ایسی عام اور مضبوط رسم کے خلاف متبنیٰ اور صلبی اولاد کے درمیان کھلے لفظوں میں امتیاز قائم کرنے کا قانون پیش کرنا اور اس سابقہ رسم کو غلط اور خلاف معنے حقیقت ظاہر کرنا اور اس کے استیصال کے لئے ما کان محمد ابا احد من رجالکم۔ کہکر متبنیٰ کی ابنیت کے بالمقابل آنحضرت کی ابوبیت کی نفی کرنا اور اس امر حق پر بذریعہ وحی تمام عرب موافقین اور مخالفین کو مطلع کرنا یہ وہ بات ہے۔ جس کا علم قبل از وحی صرف اللہ تعالیٰ کی علمیہ بکل شیء ذات سے ہی مخصوص تھا۔ پس اس لحاظ سے رسم جاہلیت کے سخت غلبہ کے وقت لوگوں کے عرف کے خلاف ما کان محمد ابا احد من رجالکم کہکر زید کی ابوبیت سے انکار کرنے کے ساتھ اسکی مطلقہ کی حرمت کا انکار اور اس سے نکاح کا جواز درحقیقت اس امر حق کی حقیقت کا علم خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی نہ تھا۔ اور بعد میں اگر کسی کو ہوا تو خدا تعالیٰ کی اطلاع اور وحی کے بعد ہوا۔

اور پھر جس طرح عرب لوگوں کو بوجہ رسم جاہلیت آنحضرتؐ کے متبنیٰ کی رسم کی ابوبیت کا علم تھا لیکن بعد کی نفی ابوت کی حقیقت کا علم نہ تھا۔ اسی طرح ان کو آنحضرتؐ کے رسول اللہ ہونے کی حیثیت کا علم تو تھا۔ لیکن بعد کے اس قانون کا علم نہ تھا کہ رسول اللہ صلعم روحانی باپ ہیں اور یہ کہ آپ کی ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں کہ نکاح تک ان سے جائز نہیں۔ سو اس امر حق کی حقیقت کا علم بھی قبل از اطلاع وحی اللہ تعالیٰ کی علمیہ بکل شیء ذات سے مخصوص تھا۔

پھر اسی طرح یہ تو ان کو معلوم تھا۔ کہ آنحضرتؐ نبی ہیں۔ اور نبی کی حیثیت سے بعض احکام شریعت کے نفوذ سے بعض جاہلیت کے رسوم کا استیصال فرمانے والے ہیں۔ لیکن یہ انہیں معلوم نہ تھا۔ کہ تمام نبیوں کی شرایع اور ہدایت کے جامع اور مکمل صحیفہ ہدایت کے لانے سے آپ خاتم النبیین بھی ہیں۔ جیسا کہ خاتم اور جامع کمالات نبوت کی حیثیت کا سنۃ اللہ فی الذین خلوا کی وحی سے بھی اظہار فرمایا گیا۔ اور گذشتہ انبیا کی اس تعلیم صداقت کی بھی تصدیق کی۔ جو متبنیٰ کی مطلقہ کے جواز کے متعلق تھی اور وحی نبوت سے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ گذشتہ انبیا کی یہی یہی تعلیم تھی۔ جس کا نمونہ آپ کے ذریعے ظہور میں آیا۔ سو خاتم النبیین کی حیثیت کے اظہار سے پہلے اسی حقیقت کا علم بھی خدا تعالیٰ کی علمیہ بکل شیء ذات سے ہی مخصوص تھا۔

سوال نمبر ۴۔ کیا آپ کے نزدیک آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے ہوتے ہوئے کوئی نبی آنحضرت کے بعد آسکتا ہے؟

جواب۔ جن معنوں میں قرآن اور حدیث کے رو سے آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہم اسے بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور جن معنوں میں قرآن اور حدیث کے رو سے انحضرت کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے ہمیں اس سے بھی انکار نہیں۔ مثلاً قرآن کہتا ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب دین اور شریعت کامل کیا گیا۔ تو اب اکمال دین کے بعد کوئی شریعت والا نبی نہیں آسکتا۔ پس اس آیت سے شریعت والے نبیوں کا آنا بند ہوا۔ اور آیت من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الخ سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرتؐ کی اطاعت کے سوا نبوت کا انعام نہیں مل سکتا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرتؐ کی اطاعت کے سوا براہ راست نبوت کا انعام بند ہے۔ پس اس آیت کے رو سے آنحضرتؐ کے بعد براہ راست نبیوں کا آنا ہی بند ہے۔

اب نبیوں کی ان دو بند ہونے والی قسموں میں سے کسی نبی کا آنا ہمارے نزدیک بھی منع ہے اور اگر خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے معنے یہ ہیں۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو وہ ان ہی دو قسم کے نبیوں کے متعلق نفی ہے۔

باقی رہی آنحضرتؐ کی اطاعت والے نبیوں کی قسم۔ سو وہ کون ہیں۔ قرآن انہیں اٰیت النبی اولے بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم کے رو سے آنحضرت کی اولاد اور بیٹے قرار دیتا ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ اطاعت والے نبی آنحضرتؐ کے روحانی فرزند ہیں۔ اب اگر لانبی بعدی کی نفی اور خاتم النبیین کے نبی ہونے کے مفہوم مخالف کے نیچے ان کو بھی تسلیم کیا جائے۔ تو گو وہ نفی اور مخالف مفہوم کے نیچے سمجھے جاسکیں۔ لیکن اس نفی اور مخالف مفہوم سے آنحضرت کی کسر شان ہے اور سخت ہتک متصور ہے۔ اس لئے کہ اولاد جو وارث ہوتی ہے۔ اگر وہ آنحضرتؐ کے روحانی کمالات اور برکات اور انعامات کی وارث نہ بنے۔ تو اس سے تین بد نتائج سے ایک نتیجہ ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ یا یہ کہ آں حضرتؐ کے پاس کوئی کمال اور برکت اور انعام ہی نہیں۔ کہ جس کی اولاد وارث بنتی ہے یا تو روحانی اولاد ہی کوئی نہیں یا دونوں ہیں۔ تو خدا کا وعدہ جو قرآن میں دیا گیا وہ غلط نکلا۔ اب ہر ایک حق پر غور کرو۔ کہ آنحضرت اور آپ کی شان و عزت اور آپ کی وحی کی عزت اور حرمت پر کتنا بڑا حملہ ہوتا ہے۔

مصطفےٰ آباد میں محافل رقص و سرود

ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کی سالگرہ ہمایوں کا جشن ہر سال منایا جاتا ہے۔ اس تقریب پر دور و نزدیک سے متوسلین و وابستگان ریاست کھچے چلے آتے ہیں تقریب مذکور کا ایک خاص پہلو محافل رقص و سرود ہیں جو تین چار روز محفل روم میں گرم رہتی ہے۔ امسال بھی ہز ہائینس کی سالگرہ کے موقعہ پر "ساقی بر جلوہ و مطرب بر نغمہ"۔ کی گرم بازاری رہی۔ اور ایمان و آگہی و تمکین و ہوش کی خوب خوب دھجیاں اڑیں اور یہ سب کچھ کہاں ہوا؟ مصطفےٰ آباد میں، جس کو عقیدت کیش رام پور بھی کہنا گوارا نہیں کرتے۔ ۴

ایک مخالف کے اعتراضوں کا جواب

یہ مضمون جس کا عنوان "مرزائیوں سے ہمارے تھوڑے سے اختلاف کے فیصلہ کی صورت" ہے۔ انجمن اہلحدیث مالیر کوٹلہ کے سکریٹری صاحب کی طرف سے فقیر کو ملا۔ یہ مضمون کوئی نیا نہیں۔ اس کے قبل بھی متعدد بار فقیر کی نظر سے گذر چکا ہے۔ نہ صرف منتشر صورت میں بلکہ منضبط اور باقاعدہ مضمون کی شکل میں۔ جہاں تک فقیر کا خیال ہے۔ گذشتہ ایام میں یہی مضمون اخبار اہلحدیث کے کسی پرچہ میں اخبار مذکور کے کوہاٹی نامہ نگار کی طرف سے شایع ہو چکا ہے۔ اگر فقیر کا حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو کہا جاسکتا ہے۔ کہ کہیں کہیں اصل مضمون میں نقل کرتے وقت کسی قدر کمی بیشی کیگئی ہو۔ والا اصل بنا سکریٹری صاحب مذکور کے مضمون کی کوہاٹی صاحب کا مضمون ہی ہے۔ بہر حال یہ مضمون خواہ کسی صاحب کی سعی کا نتیجہ ہو۔ فقیر پر لازم ہے۔ کہ اس کا جواب مناسب عرض کرے۔

جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے۔ یہ کوئی نیا مضمون نہیں۔ بلکہ نہایت بوسیدہ اور پامال مضمون ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اول اس کی تمہید کے متعلق مختصر عرض کروں۔

کہا گیا ہے۔ کہ عذاب بوجہ مرزا صاحب کی بعثت کی نحوست کے دنیا میں آرہے ہیں۔ اور احمدی ان عذابوں کو مرزا صاحب کے انکار کی وجہ بتاتے ہیں میں نہایت ادب سے جناب معترض کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ قرآن کریم کو دیکھیں۔ ان کو معلوم ہوگا۔ کہ کفار نے اسی قسم کے اعتراض خدا کے پاک نبیوں پر کئے ہیں۔ چنانچہ سورہ یٰس میں ہی ایک قوم کا ذکر ان الفاظ میں موجود ہے۔ کہ قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتھوا لنرجمنکم و لیمسنکم منا عذاب الیم۔ قالوا طائرکم معکم ءان ذکرتم بل انتم قوم مسرفون۔ ترجمہ جب خدا کے نبیوں نے اپنی قوم کو دعوت حق دی۔ تو اس قوم کے افراد نے کہا۔ کہ اے لوگو جو نبی ہونے کے مدعی ہو۔ ہم نے تو تم کو بڑا ہی منحوس پایا۔ کہ تمہارے آتے ہی بیماریوں قحطوں اور دیگر بلاؤں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اگر تم اپنے دعویٰ کو نہ چھوڑو گے۔ اور اس تبلیغ سے باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دینگے اور عذاب الیم میں ڈال دینگے۔ نبیوں نے جواب دیا۔ کہ اے لوگو یہ ہماری نحوست نہیں کہ تم مبتلائے آلام ہو۔ بلکہ یہ تمہاری ہی شامت اعمال ہے۔ اسی طرح جب خدا کے نبی مکرم حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے تو سرکشوں نے آپ کا انکار کیا۔ خدا نے اپنی سنت مستمرہ کے مطابق ان فرعونیوں کو گوناگوں عذابوں اور بلاؤں میں مبتلا کیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے قالوا اطیرنا بک وبمن معک قال اطیرکم عند اللہ بل انتم قوم تفتنون۔ صالح کے مخالفوں نے کہا کہ یہ عذاب تیری اور تیرے ساتھیوں کی نحوست سے ہیں۔ حضرت صالح نے جواب دیا۔ یہ تمہاری ہی کرتوتیں ہیں۔ پس خدا نے۔ حضرت صالح نے۔ اور حضرت صالح کے متبعوں نے ان بلاؤں کو صالح ہی کے انکار کا نتیجہ بتایا۔ اور مخالفوں نے کہا کہ یہ صالح کی بعثت کا باعث ہے۔ پس اسی طرح آج ہم میں بھی خدا کا ایک نبی مبعوث ہوا۔ دنیا نے اس کا انکار کیا۔ خدا نے اپنے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کی۔ وہ لوگ جو فرعونی سرشت تھے اور ہیں بجائے ان عذابوں سے نصیحت پکڑنے کے کہتے ہیں جو صالح کے وقت کے فرعون صفت لوگوں نے حضرت صالح کے متعلق کہا۔ اس لئے ہم اس قسم کے اعتراضات سے ناخوش نہیں خوش ہیں +

کہا گیا ہے۔ کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت آدم سے لیکر سید الآدم حضرت محمد مصطفےٰ صلعم تک کونسا راستباز ہوا ہے۔ جس کو جھوٹا نہیں کہا گیا اور شریر کے خطاب سے مخاطب نہ کیا گیا ہو۔ کیا قرآن میں یہ نہیں ہے۔ کہ نبی کو اس کے منکروں نے "کذاب اشر" کہا تھا۔ پس کیا ہوا۔ اگر لوگ حضرت مرزا صاحب

ہوتے ہیں۔ کلام اللہ کی تشریحات بالا آخر صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو جو خدا کے کلام اور وحی اور الہام سے مشرف تھے جھوٹا اور شریر کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ان کی پیشگوئیاں ان کے وقوع کا انتظار تھیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی نیا اعتراض نہیں۔ پہلے دشمنان حق نے اس سے بھی بڑھ بڑھ کر کہا۔ لیکن مخالفوں کی چرب زبانیوں بدزبانیوں سے سچے جھوٹے ثابت نہ ہو سکے۔

اس مضمون میں فخر سے لکھا گیا ہے۔ کہ معترضین ... دونوں میں صرف یہ اختلاف ہے۔ کہ معترض حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا ہی جانتے ہیں۔ اور احمدی سچا۔ میں کہتا ہوں۔ ایسا ہی تھوڑا سا اختلاف تمام نبیوں کے اتباع اور ان کے ستانے والوں میں رہا ہے۔ انبیاء کے اتباع خدا کے نبیوں کو سچا اور ان کے مخالف انبیاء کو جھوٹا مانتے تھے۔ مثلاً عیسائی و یہود اور مسلمانوں میں یہ اختلاف ہے۔ کہ عیسائی اور یہودی نبیوں کے سردار کو جھوٹا جانتے ہیں۔ مسلمان آپ پر قربان ہیں۔ اور بعض بے دلیلوں کی طرح نبیوں کو چوڑے اور چمار کے شبیہ نہیں دیتے۔ بلکہ ان کے لئے اعلیٰ مثالیں بیان کرتے ہیں۔

عبدالحکیم ڈاکٹر اور مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں غلط ہوئیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ معترض صاحب کا یہ کہنا درست نہیں ... کے متعلق بالتفصیل لکھنے ... کہ ان مسائل پر ہماری ... فیصلہ کیے جا چکے ہیں۔ مثلاً ... عبدالحکیم کے متعلق ... مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق ثابت ... کو ... اعتراضات کو ... دیکھے جو ہماری ... جائے ... انصاف پر ... اور ساتھ ... پڑھا کریں۔

مضمون ... کہ عبدالحکیم نے حضرت ... کی مقرر کی۔ اس وقت حضرت اقدس نے "تبصرہ" اور "خدا سچے کا حامی ہے" وغیرہ شایع فرمائے۔ مگر ڈاکٹر عبدالحکیم اپنی بات پر قایم نہ رہا۔ اور اس تاریخ کو بدل دیا۔ اب ضروری نہ تھا کہ "تبصرہ" وغیرہ کے الہامات کے مطابق واقعات ظہور پذیر ہوتے کیونکہ ان کی جو بنا تھی وہ نہ رہی اور ڈاکٹر نے اس کی بجائے اور اعلان کر دیا۔ پس اس طرح حضرت اقدس کی وفات کو ڈاکٹر کی پیشگوئی کے مطابق نہیں کہا جا سکتا۔ جو ایسا کہتا ہے۔ وہ واقعات کو جھٹلاتا اور اخفاء حق کرتا ہے۔ باقی رہی مولوی ثناء اللہ صاحب سو یاد رہے۔ کہ جب ان کے متعلق فیصلہ کے لئے حضرت اقدس نے اشتہار شایع کیا تو مولوی صاحب نے اپنے اخبار میں اس کے متعلق شایع کر دیا۔ کہ یہ طریق فیصلہ مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے قبول کر سکتا ہے اور پھر اہلحدیث میں شایع ہوا۔ کہ شریروں اور بدکاروں کو کبھی عمر دی جاتی ہے۔ اور پھر یہ شایع ہوا۔ کہ آنحضرت فوت ہو گئے اور مسیلمہ کذاب زندہ رہا۔ پس اگر مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ رہیں تو وہ سچے ثابت نہیں ہو سکتے۔ بلکہ مسیلمہ ثانی ثابت ہونگے مولوی ثناء اللہ صاحب کو ان اقرارات کے مطابق سوچ لینا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب فوت ہو کر کیا ثابت ہوئے۔ اور مولوی ثناء اللہ کس کذاب کے مثیل بنے۔ اور نیز یہ بھی کہ جب انہوں نے اس فیصلہ کو منظور ہی نہ کیا۔ تو پھر جب حضرت مرزا صاحب کا انتقال ہوا۔ اس مقابلہ کا نتیجہ کیوں بتایا جاتا ہے خود مولوی صاحب کے بیانات کے مطابق حضرت کی صداقت اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی بطلان اظہر من الشمس ہے۔ فالحمد للہ فالحمد للہ۔

کہا گیا ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب زندہ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ زندگی ہزار موت سے بدتر ہے کیونکہ جو شخص عزت کے مقام سے گر کر ذلت و رسوائی کے گڑھے میں پڑ جائے۔ اس کا زندہ رہنا موت سے زیادہ بُرا ہوتا ہے۔ مولوی صاحب جس حال اور شان میں ہیں۔ کوئی صاحب بٹالے میں جا کر دیکھ لیں۔ کہ وہ کیا شان ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود اپنی پیشگوئی کے مطابق مرفوع الی اللہ ہوئے۔ اور نظر میں فوت ہو گئے۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ہزار زندگی قربان کیونکہ اس وفات سے وہ پردہ اٹھ گیا۔ جو خدا اور اسکے پاک بندے میں حائل تھا۔ اور اس ذریعے سے آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَبْدِكَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ۔ حضرت مرزا صاحب کی موت کو اس وقت موت کہا جاتا۔ کہ خدانخواستہ آپ کا سلسلہ درہم برہم ہو جاتا۔ مگر برخلاف ازیں آپ کا سلسلہ دن بدن ترقی پذیر ہے۔ حضور کی حیات طیبہ میں اگر حضور کے غلام صرف ہندوستان کی زمین میں تھے۔ تو اب زمین کے سارے گوشوں میں آپ کے خدام موجود ہیں۔ لنکا میں آپ کے غلام ہیں۔ آسٹریلیا میں آپ کے غلام۔ لنڈن میں آپ کے مردوں سے زندہ کئے ہوئے موجود ہیں۔ ماریشس میں آپ کے نام لیوا۔ نائجیریا میں آپ پر فدا ہونے والے ایران میں آپ کے خدام۔ اور روس میں آپ کے نور سے منور کئے ہوئے۔ فرانس میں آپ کے چشمہ ہدایت سے سیراب ہونے والے موجود۔ غرض جیسا کہ خدا نے آپ سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے اس وعدہ الٰہی کو پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں۔ جب فوج در فوج لوگ حضور علیہ السلام کے سلسلہ مبارک میں داخل ہو کر نور و ایمان سے حصہ پائینگے۔ اور زمین کے تمام کناروں اور گوشوں سے سعید لوگ آپ کے لواء کے نیچے جمع ہونگے۔ مگر ان پر افسوس جو اس خدا کے نور سے محض ضد اور تعصب اور ہٹ دھرمی سے محروم رہینگے یہ ہنسی اور ٹھٹھا جو آپ پر کیا جاتا ہے۔ نئی بات نہیں یہ سلوک خدا کے نبیوں سے یہی کچھ کیا۔ یہ ظلم کی آندھیاں اور تمسخر کے بادل چند دن میں ہٹ جائینگے۔ اور صداقت کا چہرہ نظر آجائیگا۔ بالآخر گزارش ہے۔ کہ خدا کے پاک نوشتے پورے ہو رہے ہیں۔ زمین و آسمان خدا اور خدا کے مسیح کی تائید میں کھڑے ہیں۔ سورج اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاند نے حضور کے سچا مہدی ہونے پر گواہی دیدی سعادت مند اس نور سے منور ہو رہے ہیں - اور ازلی محروم! محروم!! خدا سے دعا ہے - کہ وہ آدم کے فرزندوں کو اس نور کی شناخت دے اور اندھی دنیا کی آنکھوں کو نور بخشے اور تنگ سینوں کو اپنے فضل سے کھولدے - تاکہ وہ خدا کے انوار کا جلوہ گاہ ہو جائیں +

مخالف سن رکھیں - کہ ان کی مخالفت سے حضرت مرزا صاحب کا کچھ نہیں بگڑتا - مخالفوں کی جماعت میں افراتفری ہے - اور مرزا صاحب کی جماعت بڑھ رہی ہے - یہ خدا کی کھلی تائید ظاہر کرتی ہے - کہ مرزا صاحب کے مخالف خدا کی تائید سے محروم ہیں - اور مخالفوں کی نظر میں جو کافر ہے - وہی خدا سے تائید یافتہ ہے سچ کہا ہے خدا کے مسیح نے ؎

اے مدعی نہیں ہے تیرے ساتھ کردگار
یہ کفر تیرے دین سے ہے بہتر ہزار بار

مخالفوں کی منہ زوریاں اور سب وشتم خدا کے نور کو نہیں بجھا سکتیں - یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون - خدا کا نور اپنے کمال کو پہنچیگا - اس وقت مخالف شرمسار ہونگے - یہ خدا کا وعدہ ہے جو پورا ہوگا فانتظروا انی معکم من المنتظرین - واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

فقیر مہر محمد خان شہاب احمدی
نزیل مالیر کوٹلہ ۱۰ ستمبر

نوٹ :- اس مضمون میں حضرت صالح کے مخالفوں کو "فرعونی" کہا گیا ہے - اس کی وجہ ان لوگوں کی سرکشی وغیرہ تھی + شہاب احمدی

ملفوظات نور

حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ملفوضات جمع کر کے ایک کتاب میں شائع کر دیئے ہیں - احمدی احباب اور خلیفہ اول رضؓ کے کلمات کے شائق اسکو منگوا کر لطف و ثواب حاصل کریں - قیمت ۶ - مینجر فاروق

مبلغین لنڈن کی چٹھیاں

(۱)

برادرم مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نئے مشنریاں (مسٹر سیال و مسٹر نیر) کو یہاں پہنچے ہوئے ایک ماہ کے قریب ہوتا ہے - ہر قسم کے کام تبلیغ اور موجودہ طرز کام کو انہوں نے دیکھ لیا ہے - نومسلموں اور زیر تبلیغ لوگوں سے اُن کی ملاقاتیں اور خط وکتابت شروع ہو گئی ہیں - لیکچروں کے سلسلے شروع ہو گئے ہیں زیر تبلیغ لوگوں میں سے ایک لیڈی اور دو جنٹلمین ان کے ہاتھ پر نومسلم اور چند مسلمان احمدی ہو چکے ہیں - ماشاء اللہ یہ بڑی کامیابی کی ابتداء ہے - سردست انہوں نے کام ہمارے موجودہ طرز و طریق پر شروع کر دیا ہے - اور رفتہ رفتہ وہ اسپر اور ترقیاں کریں گے انشاء اللہ تعالےٰ -

برادرم قاضی صاحب اچھے مگر ہنوز بہت کمزور ہیں اور جہاز پر جگہ ملنے کے انتظار میں ہیں - جبا سے وہ اول مرتبہ علیل ہوئے - یعنی یکم اپریل سے عاجز یہاں اکیلا کام کرتا رہا - آنکھوں کی بیماری اور کچھ کھانسی کی ٹھس ٹھس چلی جاتی ہے - مجھے دیر سے یہ مشورہ دیا جا رہا ہے - کہ کچھ عرصہ کام بالکل چھوڑ کر علاج کروں - لیکن بعض ایسی ضرورتیں پیش آتی رہیں - کہ اس پر عمل نہ ہو سکا - اب بعد عید ۷ ستمبر سے انشاء اللہ کہیں باہر جا کر علاج شروع کرونگا - کیونکہ لنڈن کا دھواں گرد شور شر علاج کا ممد نہیں علاج سے فارغ ہونے کے بعد یہ تجویز ہے - کہ جب تک عاجز یہاں ہے - ایک مدرسہ السنۃ مشرقیہ کا جاری کرے - جسکی آمد سے مشن کے فنڈ کو امداد ہو اور جماعت کا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو - تحریر و خط و کتابت کا سب کام اب مسٹر عبدالرحیم نیرؔ کے سپرد ہے - وہی اردو انگریزی رپورٹیں بھی لکھیں گے - اور انہی کے ذریعہ سے احباب کو عاجز کے حالات بھی معلوم ہوتے رہینگے - چودھری صاحب زیادہ تر لیکچر دینے کا کام کرینگے - اور عاجز مدرسہ کا انتظام کریگا - انشاء اللہ -

امید ہے کہ معزز احباب و صاحبزادگان اپنے اس خادم کو اپنی دعاؤں میں نہ بھولینگے - اور خط و کتابت کی عارضی

(۲)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں تبلیغ کا کام ہر رنگ میں ترقی پذیر ہے - بہت انگریز مرد و عورتیں جو ایک عرصہ سے حضرات قاضی صاحب و مفتی صاحب کے زیر تبلیغ چلے آتے تھے - اسلام کے بہت قریب آ رہے ہیں - لیکچروں کا سلسلہ شروع ہے - ہفتہ گذشتہ میں ایک لیڈی جناب پروفیسر عبدالرحیم نیر صاحب کے ہاتھ پر داخل دین حنفہ ہوئی مسیحی نام اپنی Annie May تھا - اسلامی نام عائشہ رکھا گیا - اس کے علاوہ ایک معزز خاتون مس ایبنڈرنام نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق تحریراً کر کے اپنے تئیں مصدقین میں شامل کیا ہے اور اسکی درخواست پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس کا نام مسعدہ رکھا ہے - گذشتہ اتوار کو مسٹر نیر کا لیکچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "اسوہ حسنہ" پر ہوا - لیکچر بہت کامیاب ہوا - اور ایک مسیحی ڈاکٹر نے نہایت محبت بھرے الفاظ میں آنحضرتؐ کا ذکر کر کے تقریر پر مخدورانہ ریویو کیا - ایک نئی تجویز یہ ہے - کہ ایک مدرسہ عربیہ اور درس قرآن شریف جاری کئے جائیں - کیونکہ ان ذرائع سے تبلیغی کام کو انشاء اللہ بہت مدد ملنے کی امید ہے - والسلام -

ڈاکٹر بیلی اور مسٹر ولیم کا قبول اسلام

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے - کہ اس نے نووارد مبلغین اسلام کی خاص طور پر حوصلہ افزائی کی ہے - اور ہفتہ رواں میں عالی جناب ڈاکٹر جارج Dr George S. Bailey. M.D سیموئل بیلی ایم ڈی چوہدری فتح محمد سیال - ایم - اے کے ہاتھ پر مسٹر ولیم مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی تبلیغ سے حلقہ بگوشان اسلام میں شامل ہوئے - اول الذکر کا اسلامی نام احمد اور موخر الذکر کا مسلم نام محمود رکھا گیا - فالحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیٰ ذالک ۔ ۹/۱۹۳

گذشتہ اتوار کو جناب چودھری صاحب کی تقریر Love of God عشق الٰہی پر احمدیہ مسجد لنڈن میں ہوئی ۔ اور انگریز مرد و عورتوں و ہندوستانی طلباء نے توجہ سے سنی ۔ عید الفطر کی نماز ۶ ستمبر بروز ہفتہ ۱۱ بجے صبح سٹارٹ سٹریٹ احمدیہ مسجد میں ہوگی فقط والسلام

مفتی محمد صادق لنڈن ۳ ستمبر

محولہ بالا نو مسلموں کی درخواست بیعت دربار خلافت میں بھجوا دی گئی ہے ۔ کام کا میدان وسیع ہے ۔ مگر ہر چیز کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ اور گذشتہ ماہ میں باوجود کفایت سے کام لینے کے صرف خوراک و ڈاک پر ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے ۔ اسلئے ضرورت ہے ۔ کہ آپ دعاؤں سے مدد کریں ۔ اور نظارت تالیف و اشاعت کی آمد میں کافی اضافہ کریں ۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو ۔ اخویم قاضی عبد اللہ صاحب جہاز نہ ملنے کے باعث رکے ہوئے ہیں ۔ احباب دعا فرماویں کہ وہ خیریت سے دار الامان پہنچ جائیں ۔ فقط ۔ عبد الرحیم ۔ نیر ۔

سامان سکول و دفاتر کے لئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ کھلا ہوا ہے

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں دسترس رکھتے ہوں اطلاع دی جاتی ہے کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل سامان بن کر تیار رہتا ہے بوقت ضرورت طلب فرماویں :۔

۱ سنگل ڈیسک	۷ سائنس الماری
۲ ڈبل ڈیسک	۸ ایوارنگ ریک شلیف
۳ ٹیچر ڈیسک	۹ میپ ریک
۴ اسٹول	۱۰ میپ سٹینڈ
۵ لیکچر گلیری	۱۱ بال فریم
۶ سائنس ٹیبل	۱۲ فائل باسکٹ

ایم فیض احمد اینڈ سنز کشمیر سٹریٹ
ورکس جموں توی

آنکھ بڑی نعمت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا ۔ اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے ۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے ۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا آپ نے اسے بہت پسند فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے ۔ جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں ۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا ۔ اور خدا کا شکر ہے ۔ کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

میں اس سرمہ ممیرا کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے ۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کا تجویز کردہ ہے ۔

جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں ۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں ۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں ۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھنہ ۔ جالا ۔ پھولا ۔ پڑوال ۔ بہل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے مفید ہے ۔ قیمت سرمہ قسم اول عمدہ فی تولہ ۔ اصلی ممیرا کی قیمت عمدہ فی تولہ یہ سرمہ جسکی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے ۔ خصوصاً طلبا کے لئے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے ۔ مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع جرع ۔ مشتہی طعام ۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق سخونیت ۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم مقتت ۔ سنگ گردہ مثانہ سلسل البول و سیلان منی و یبوست اور درد مفاصل کے لئے بہت مفید ہے ۔ بقدر دانہ خود صبح کے وقت بہمراہ دودھ استعمال کریں ۔ قسم اول عمدہ ملنے کا پتہ

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

اشتہار نمبر ۲ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی نمبر ۲۸۷

بعدالت سردار محمد مسو خانصاحب بہادر افسر مال باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ۔ ضلع گورداسپور

اودھم سنگھ ۔ بھولا سنگھ بالغان و بشن سنگھ نابالغ برغاوت ۔ اودھم سنگھ مذکور پسران گنڈا اقوام جٹ ساکنان موضع تلونڈی سردار لعل سنگھ تحصیل بٹالہ	بنام شمشیر سنگھ و گوجر ان سنگھ پسران اندر سنگھ ترکھان کا ولد بھاگو قوم جٹ میو ولد سلطانا قوم چھیو رہ منگل سنگھ ولد گوردت سنگھ قوم چھیور ساکنان موضع تلونڈی سردار لعل سنگھ تحصیل بٹالہ

دعوائے واپسی قبضہ زیر دفعہ ۷ شق دوم حرف ز ایکٹ ۱۸۷۶ء بحوالہ دفعہ ۵۰ ایکٹ مذکور ارائی صفحہ ۱۰ کتاب نمبری کھاتہ و کھتونی ۱۶ ۲۵۹ و من ۲۶۰ نمبری خسرہ ۳۱۶ ۔ ۳۱۷ ۔ ۳۲۷ ۔ ۳۲۸ ۔ ۳۲۳ ۔ ۴۶۵ ۔ ۴۶۶ ۔ ۱/۲ سنہ ۱۹۱۵-۱۶ء

منجملہ دعا علیہم شمشیر سنگھ و گوجران سنگھ پسران اندر سنگھ قوم جٹ ساکن تلونڈی سردار لعل سنگھ پر تعمیل تمن نہیں ہوئی ہے ۔ کہ وہ عمداً حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں ۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ھذا کے مشتہر کیا جاتا ہے ۔ کہ اگر نامبردگان مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو بوقت ۱۰ بجے عدالت ہذا میں حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ ھذا کی نہیں کرینگے ۔ تو اُن کے برخلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاویگی لہذا یہ اشتہار میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ہے ۔

مورخہ ۷ تحریر ۲۸ اگست سنہ ۱۹۱۹ء

دستخط صاحب افسر مال بہادر

باہتمام شیخ عبد الرحمن قادیانی پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا ۔ اور عبد السلام پبلشر نے شائع کیا ۔